بسم اللہ الرحمن الرحیم

لے کے ناں میں سوہنڑے رب دا کراں کلام بیان
مہر محبت کرنے والا اُچا اُسدا ناں

عکسِ پشاور

گندھارا ہندکو اکیڈمی پشاور

عکسِ پشاور

تحقیق و تصنیف
نذیر بھٹی

جملہ حقوق بحق گندھارا ھندکو اکیڈمی محفوظ ھیں

نام کتاب	عکسِ پشاور
موضوع	پشاور۔ تحقیق
کمپوزنگ	علی اویس خیاؔل
پروفنگ	علی اویس خیاؔل
سرورق	ثاقب حسین
سال اشاعت	2018ء
اہتمامِ اشاعت	محمد ضیاءالدین،
	چیف ایگزیکٹو کمیٹی، جی ایچ اے
قیمت	200روپے
پرنٹنگ	جی ایچ اے لیزر پرنٹنگ پشاور
مطبع	گندھارا ہندکو اکیڈمی پشاور
ISBN No.	978-969-687- -
ملنے کا پتہ	گندھارا ہندکو اکیڈمی، 2 چنار روڈ، آبدرہ، یونیورسٹی ٹاؤن پشاور

گندھارا ھندکو اکیڈمی پشاور

2۔ چنار روڈ، آبدرہ، یونیورسٹی ٹاؤن، پشاور

091-9216223,9216224

www.gandharahindko.com

انتساب

اہلیان

پشاور

کے

نام

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
11	ضروری بات	۱۔
12	کچھ اِس کتاب بارے	۲۔
13	عکسِ پشاور	۳۔
14	پشاور کی سطح زمین	۴۔
15	پھولوں کا شہر	۵۔
16	قدیم پشاور	۶۔
18	راج اور تھرکان	۷۔
19	اینٹ کا استعمال	۸۔
20	پشاور اور فارسی	۹۔
20	چرچ اور فارسی	۱۰۔
21	دورِ برطانیہ	۱۱۔
22	گنج گیٹ	۱۲۔
22	لاہوری گیٹ	۱۳۔
22	ہشتنگری گیٹ	۱۴۔
22	کچہری گیٹ	۱۵۔
22	ریتی گیٹ	۱۶۔
23	آسامائی گیٹ	۱۷۔

۱۸۔	کابلی گیٹ	23
۱۹۔	باجوڑی گیٹ	23
۲۰۔	ڈبگری گیٹ	24
۲۱۔	رام داس گیٹ	24
۲۲۔	آسیہ گیٹ	24
۲۳۔	سرد چاہ گیٹ	25
۲۴۔	سرکی گیٹ	25
۲۵۔	کوہاٹی گیٹ	25
۲۶۔	یکہ توت گیٹ	25
۲۷۔	رام پورہ گیٹ	26
۲۸۔	فصیل شہر اور دروازوں کے مقاصد	26
۲۹۔	دورِ برطانیہ میں پشاور میں قومیں	27
۳۰۔	پشاور میں بولی جانے والی زبانیں	27
۳۱۔	قدیم پشاور	28
۳۲۔	پشاوریوں کی پہچان	30
۳۳۔	پشاوریوں کے روایتی لباس	31
۳۴۔	پشاور میں کھالوں سے بنے پہناوے	32
۳۵۔	پشاور کی خواتین کا طرزِ زندگی	33
۳۶۔	پشاور کی خواتین کے لباس اور پردہ	37
۳۷۔	خواتین کے بناؤ سنگھار	39
۳۸۔	خال	39

۳۹۔	زیورات	40
۴۰۔	ہسی	41
۴۱۔	منگنی اور شادیاں	42
۴۲۔	بچپن میں منگنی	44
۴۳۔	بے جوڑ رشتے	44
۴۴۔	اچھے رشتوں کی ناقدری	45
۴۵۔	شادی کی تیاریاں	48
۴۶۔	سدا پھیرنا	49
۴۷۔	نائی	50
۴۸۔	ویل نیندرا	50
۴۹۔	سدے دے روٹی	50
۵۰۔	شادی کی ترتیب	50
۵۱۔	مہندی کی رسم	51
۵۲۔	گانا کھولنے کی رسم	51
۵۳۔	چوری دی مہندی	52
۵۴۔	شیشے کی رسم	52
۵۵۔	سہاگ پڑہ	52
۵۶۔	پنوڑیاں	52
۵۷۔	کہڑا کہڑ ولی	52
۵۸۔	دودھ پلانا	53
۵۹۔	سلام کرائی	53

۶۰۔	نڈیاں دی روٹی	54
۶۱۔	چوپان	55
۶۲۔	صدقہ	55
۶۳۔	شادی کے بعد دعوتیں	55
۶۴۔	بچے کی پیدائش	56
۶۵۔	عقیقہ	56
۶۶۔	ختنہ	57
۶۷۔	جوان لڑکیوں کو دیر سے بیاہنے کے نتائج	57
۶۸۔	ایک سے زیادہ شادیاں	62
۶۹۔	سوتاپے کی آگ	63
۷۰۔	خواتین کی لڑائی	63
۷۱۔	پشاور کی خواتین کے عقائد	64
۷۲۔	حضرت شیخ جنید بابا کا مزار	65
۷۳۔	سید حسن بادشاہؒ کا مزار	66
۷۴۔	شندہ شاہ ولی پیرؒ	66
۷۵۔	سائیں چپؒ باوا	66
۷۶۔	پشاور کے بازار	69
۷۷۔	پشاور کے لوگ کل اور آج	70
۷۸۔	مذہبی اور روایتی تہوار	71
۷۹۔	روایتی تہوار	72
۸۰۔	نوشو ہادیؒ کا میلہ	73

۸۱۔	شب برات	74
۸۲۔	وڈیاں دی کڑائی	74
۸۳۔	دیگچہ دینا	75
۸۴۔	بدمعاش	75
۸۵۔	بری امامؒ کا میلہ	76
۸۶۔	پشاور میں مشہور قدیمی نشے	77
۸۷۔	پشاور کی پیشہ وری	78
۸۸۔	پشاور کے قابل ذکر مقامات	79
۸۹۔	پشاور اور جن جنات	83
۹۰۔	قدیم پشاور میں خواتین کے دم تعویذ پر عقائد	83
۹۱۔	جادو ٹونے	84
۹۲۔	فال رمل نجوم	85
۹۳۔	گھروں کے اندر پیروں کے ٹھکانے	86
۹۴۔	ناری علم	87
۹۵۔	ٹونے ٹوٹکے	89
۹۶۔	گوں تڑ کی	89
۹۷۔	چلم کا پانی	90
۹۸۔	حمام کرنا	90
۹۹۔	گڈا چڑھانا	91
۱۰۰۔	چچہ مینہ مانگے	91
۱۰۱۔	قصہ ہارُوت ومارُوت	92

۱۰۲۔	من گھڑت کہانیاں	93
۱۰۳۔	برسات	94
۱۰۴۔	وہ آوازیں جو دل کو اچھی لگتی تھیں	94
۱۰۵۔	بعض پشاوریوں کے شوق	96
۱۰۶۔	کبوتر بازی	96
۱۰۷۔	بٹیر بازی	97
۱۰۸۔	پتنگ بازی	97
۱۰۹۔	پہلوانی	98
۱۱۰۔	قدیم پشاور میں مادری زبانیں	98
۱۱۱۔	ہندکو زبان	99
۱۱۲۔	قصہ گوسائیں	100
۱۱۳۔	پنچایت	101
۱۱۴۔	پشاور میں سینگی، ڈوہلے اور جونکیں لگانے کی روایت	102
۱۱۵۔	سینگی	102
۱۱۶۔	ڈوہلے	103
۱۱۷۔	جونکیں لگوانا	104

....

ھک ضروری گل

جناب نذیر بھٹی دراصل ہندکو ادب، لکھت، ثقافت، شاعری، فلم، ڈرامہ دا ہک بوہت وڈا نام اے۔ گندھارا ہندکو بورڈ سی 23 سال تکل ایہہ بڑا وڈا نام گُما اُکا ایا تے یعنی ایہہ بڑی عجیب گل اے کہ ہندکو زبان، ادب، ثقافت دے فروغ وسے گندھارا ہندکو بورڈ آپڑے قیام سی ہونڑ تکل اسی مقصد وسے کم کردا ریئے تے کردا پئے برے ایہہ بڑی عجیب تے نو یکلی گل اے کہ ہک زبان دا عاشق ادارہ تے ہک زبان دا عاشق بندہ کس طراں ہک دوسرے سی دور رئین۔ یعنی ایہہ گل اس طراں ہوئی کہ ہک عاشق آپڑی معشوق سی کس طراں دور رہیا۔ پر چول کر کے پتہ لگا کہ اس دوری دے وچ کجھ ناعاقبت اندیش لوکاں کا کردار بڑا نمایاں رہیا وے جنہاں نے آپڑی شعوری کوشش کر کے ہندکو دے اس وڈے عاشق نُوں ہک وڈے عاشق ادارے سی دور رکھا ایا۔ یعنی پیا سا کُھوسی دُور ایا۔ تے کُھو آپڑے پیاسے سی دور ایا۔ پہلا ہووے اُس سیت دا کہ جدوا ایہہ دونوں عاشق ہک دوئے نال مل گئے تے پتہ لگا کہ نذیر بھٹی دے قلم دے وچ اتنی استعداد، توانائی تے روشنی ائی جزی وجہ نال مختلف موضوعات تے بہترین ہندکو مسودے تخلیق ہوندے رئے۔ ایہہ تا خوش قسمتی اے ساڈی کہ اوہ ساڈے قریب ہو گئے تے اس قربت دی وجہ نال اُنہاں دے سینے تلے دبے ہوئے کتنے ہی قیمتی مسودے ساڈی تکل پہنچ گئین۔ اس ساری روداد اِچ میں اللہ رب العالمین دا شکر گزار آں کہ اُس نے آپڑے اس نیک بندے نال ساڈی ملاقات کرا دِتی۔ تو اڈے ہتھاں اِچ موجود کتاب ''عکسِ پشور'' دی صورت اِچ تواٗنوں پشور شہر دی تصویر نظر آسی تے تواڈے سامنڑے جیندا جاگدا پشور آپڑی پوری رعنائیاں نال جلوہ افروز ہوسی۔

محمد ضیاءالدین

(پشور)

کچھ اِس کتاب بارے

یوں تو پشاور کی تاریخ، یہاں کے باشندوں ،اُن کی تہذیب، لوگوں کے رہن سہن کے طریقوں اور رسم رواج پر ہمارے بہت سے قلمکار دوستوں نے کام کیا ہے۔مگر کوئی بھی قلمکار دعویٰ کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتا کہ جو کچھ اُس نے لکھا ہے وہ حرف بہ حرف درست ہے۔ کیونکہ صرف آنکھوں دیکھا ہی درست ہوتا ہے۔ سنا سنایا اور پڑھا ہوا نہیں۔مگر ہر قلمکار کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ اس کی لکھی ہوئی بات قدرے حقیقت کے قریب ہو۔ میں یہ نہیں کہتا کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ درست ہے۔

عموماً موضوع ایک ہی ہوتا ہے مگر اسے بیان کرنے کا انداز ہر راوی کا اپنا اپنا ہوتا ہے۔ برصغیر میں فلم انڈسٹری نے ایک ہی کہانی کو کئی بار اور کئی زبانوں میں فلمایا ہے۔مگر ان کے لکھنے کا انداز الگ الگ تھا۔مثلاً دیوداس کی کہانی کو کئی بار فلمایا گیا۔مگر آخری بار جس فلم میں شارخ خان تھا۔ وہ فلم سابقہ فلموں سے بالا رہی ہے۔انارکلی کی کہانی کوئی بار فلمایا گیا مگر مغل اعظم سب سے بالاتر تھی۔ پشاور پر لکھنے والوں کا اپنا اپنا طریقہ تھا اور میرا اپنا انداز ہے اور میری کوشش ہوگی کے میرا انداز آپ کو پسند آجائے۔

نذیر بھٹی

عکسِ پشاور

دُنیا میں ہر قوم کی پہلی پہچان اُس کے روایتی لباس سے ہو جاتی ہے۔ دوسری پہچان اُس کے رنگ اور چہرے کے خدوخال سے اور تیسری پہچان اُس کی بولنے والی زبان سے ہو جاتی ہے اور اِس کے بعد اس کے بولنے کے انداز اور لہجے سے تو پوری تصدیق ہو جاتی ہے کہ اس کا تعلق کس قوم اور اس کے کونسے قبیلے اور قبیلے کی کونسی شاخ سے ہے۔ ہمارے پشاور میں بھی بہت سی قومیں آباد ہیں۔ جن کی پہچان مذکورہ طریقے سے ہو رہی ہے۔ پشاور کی مرکزی زبان ہندکو ہے۔ قیام پاکستان سے پہلے یہاں کی ہندو اور سکھ برادری بھی ہندکو بولتی تھی۔ ہماری شیعہ برادری کی زبان فارسی ہے مگر وہ آپس میں فارسی اور عام لوگوں کے ساتھ ہندکو بولتے تھے۔ اُس وقت ہماری پختون برادری مضافات میں رہتی تھی اور پشاور سولہ دروازوں والی چار دیواری کے اندر آباد تھا۔ مسلم لیگی لیڈر خان عبدالقیوم خان کے دورِ وزارت میں ہماری پختون برادری نے شہر کے اندر آباد ہونا شروع کیا تھا۔ جبکہ قیام پاکستان کے بعد ہماری ہندو اور سکھ برادری یہاں سے چلی گئی تھی۔ چونکہ میرا موضوع پشاور کو اس کے ماضی اور حال پر بات کرنا ہے اِس لئے اِس کتاب کا عنوان ''عکسِ پشاور'' تجویز کیا گیا ہے۔

پشاور ایک تاریخی شہر ہے جس کی سرحد افغانستان سے ملی ہوئی ہے۔ ماضی میں یہ ہندوستان کا حصہ رہا ہے اور تقسیم ہند کے بعد یہ پاکستان کا حصہ کہلاتا ہے۔ یہاں کئی راجوں مہاراجوں اور مسلمان بادشاہوں نے حکومتیں کی ہیں۔ جن کے آثار یہاں پر جگہ جگہ پائے جاتے ہیں۔ پشاور کو ایک ہندو راجہ پرش رام نے پرش پور کے نام سے آباد کیا تھا۔ بعد میں اس کے چند دوسرے نام بھی رکھے گئے تھے اور جب سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان پر سترہ حملے کئے تو وہ جب خیبر کے راستے ہندوستان میں داخل

ہوتا تو اُن کا پہلا قدم پشاور پر پڑتا تھا۔اس لئے اس نے اس شہر کو فارسی زبان میں پیش آور کہہ دیا تھا۔ یعنی اس کے سامنے پیش آنے والا پہلا شہر اس حوالے سے اس شہر کا نام پیش آور مشہور ہو گیا تھا۔ جسے بعد میں مختصر کر کے پشاور کہا جانے لگا اور اب بھی یہ پشاور ہی ہے۔

پشاور کی سطح زمین

آج تک شاید کوئی بھی محقق یا دانشور یہ بات سامنے نہیں لا سکا کہ آبادی سے پہلے پشاور کی زمین کا حلیہ کیا تھا؟ یہاں کی زمین ہموار تھی یا ناہموار۔اس کا موجودہ عکس ثابت کرتا ہے کہ پشاور کی زمین ہموار نہیں بلکہ ٹیلے دار ہے۔اس بات کی تصدیق اس طرح سے کی جا سکتی ہے کہ ہم قصہ خوانی بازار کو سنٹر کر لیتے ہیں اور اس کے ساتھ خیبر بازار، بٹیر بازاں، چوک ابریشم گراں، چوک یادگار، اشرف روڈ، ریتی بازار، سبزی منڈی، پیپل منڈی، چوک ناصر خان، کوچی بازار اور محمد علی جوہر روڈ یہ سب پشاور کا ہموار حصہ ہیں اور یہاں سے راستے بالائی حصہ کو جاتے ہیں۔ یکہ توت سطح زمین سے اونچا ہے۔ اس کی اونچائی سبزی منڈی اور پیپل منڈی سے شروع ہوتی ہے جسے بازار چڑ یکوٹاں کہتے ہیں۔یہی سڑک منڈی بیری کے مزار سے مزید اونچی شروع ہوتی ہے۔محلّہ جٹاں سے بھی چڑھائی شروع ہوتی ہے۔سرکلر روڈ پر کوہاٹی گیٹ سے آگے جا کر شروع ہوتی ہے اور یکہ توت گیٹ پر ختم ہوتی ہے۔یعنی یکہ توت سطح زمین سے قدرے اونچا ٹیلا ہے اور یکہ توت سے اونچا مقام تحصیل گور گھٹڑ ی ہے۔جس کے پانچ راستے اس کی اونچائی تسلیم کرواتے ہیں۔ایک سڑک بازار کلاں سے اونچی ہونا شروع ہوتی ہے، دوسری سڑک چوک گاڑیخانہ سے، تیسری سڑک سبز پیر مزار سے، چوتھی سڑک گنج گیٹ سے اور پانچویں یکہ توت محلّہ ملک پورہ سے۔ ثابت ہوا کہ تحصیل گور گھٹڑ ی پشاور کا سب سے اونچا ٹیلا ہے۔لیڈی ریڈنگ ہسپتال کے ساتھ مسجد طورہ قل بھی سطح زمین سے اونچی ہے اور مذکورہ ہسپتال کا آدھا حصہ بھی اگر ہم کابلی گیٹ سے اس مقام پر جائیں تو چڑھائی چڑھنا پڑتی ہے اور اگر آسامائی گیٹ سے جائیں تو تب بھی چڑھائی ہے تو ثابت ہوا کہ یہ بھی ایک ٹیلا ہے اور اگر غور کیا جائے تو مسجد مہابت خان بھی ٹیلے پر

تعمیر کی گئی ہے۔لیڈی ریڈنگ ہسپتال کو جاتے ہوئے اس مسجد کے دونوں اطراف پر چڑھائی ہے اور اگر دیکھا جائے تو پشاور کی تمام تاریخی مساجد سطح زمین سے اونچی تعمیر کی گئی ہیں یعنی ٹیلوں پر۔

ڈبگری گیٹ، سرکی گیٹ، سرد چاہ اور آسیہ گیٹ کا علاقہ بھی سطح زمین سے اونچا ہے، یہاں کوہاٹی گیٹ سے آتے ہوئے بھی چڑھائی ہے نمک منڈی اور ملحقہ گلیوں سے آتے ہوئے بھی چڑھائیاں ہیں۔ان علاقوں کے علاوہ بھانہ ماڑی کا علاقہ بھی پشاور کی سطح زمین سے اونچا ہے اگر ہم ڈھکی نعل بندی کی بات کریں تو اس کی اونچائی بھی تحصیل گور گھٹڑی کے برابر ہے۔ یہاں اگر یادگارِ شہیداں کے ساتھ قصہ خوانی بازار سے آئیں تو تب بھی سخت چڑھائی ہے۔ڈھکی دالگراں کی طرف سے بھی بہت بڑا ٹیلا ہے اور اگر قلعہ بالا حصار پر چاروں طرف سے نظر ڈالی جائے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ایک بہت بڑا ٹیلا ہے۔ جس پر قلعہ تعمیر کی گیا ہے۔ پشاور کے کئی گلی کوچوں میں بھی اونچ نیچ موجود ہے۔لہٰذا ثابت ہوا کہ پشاور کی زمین ہموار نہیں بلکہ ناہموار اور ٹیلے دار ہے۔

پھولوں کا شہر

ویسے تو پشاور کو کئی ناموں سے پکارا گیا اور پکارا جاتا ہے لیکن اِسے اِس کے دو ناموں سے زیادہ پکارا جاتا ہے ایک ''پھولوں کا شہر'' اور دوسرا ''پیران پشاور'' یعنی پیر فقیروں کا شہر پھولوں کا یہ مطلب نہیں کہ یہاں پھول زیادہ ہوتے ہیں۔ یہاں پھول بھی ہیں مگر مناسب مقدار میں۔مگر پھولوں کا شہر کہلانے کا مطلب یہاں بہت سے صاحب طریقت اور بامرتبہ پیر فقیر، سادات کرام اور اولیاء گزرے ہیں اور موجود بھی ہیں اور یہاں کی مٹی نے بڑے بڑے فنکار پیدا کئے ہیں اور یہ تمام ہستیاں پشاور کے گلدستے کے رنگ برنگی پھول ہیں۔ جو کہ اپنی اپنی خوشبو دے رہے ہیں اور اسی وجہ سے اسے پھولوں کا شہر اور ''پیرانِ پشاور'' کہتے ہیں۔ہم اس گہرائی میں نہیں جاتے کہ جب ایرانیوں، مغلوں، دُرانیوں اور راجہ مہاراجاؤں نے یہاں حکومتیں کیں تو یہ شہر کس حالت میں تھا۔ہم صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ پشاور ایک قدیمی اور تاریخی شہر ہے اور یہاں کئی قومیں آئیں اور چلی گئیں لیکن اُن کے آثار اب تلک